Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵ | منگل ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ / ۲ اخاء ۱۳۶۹ ہش / ۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۷

حضرت بانیٔ سلسلہ کے کھوئے ہوئے شیر

روس میں وقف عارضی کے بارے

میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،
"اپنے آپ کو خالصۃً اس غرض سے وقف کریں کہ اپنے خرچ پر وہ ان علاقوں میں جن کی ہمیں نے نشاندہی کی ہے خود پہنچ کر جائزے لیں اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کھوئے ہوئے شیروں کو تلاش کریں"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اندر کی آلودگیاں دور نہیں ہو سکتیں جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے تو ایک طاقت آسمانی اس کے واسطے نازل ہوتی ہے اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں اس شخص کو راہ دکھاؤں گا جو میری راہ میں مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم سب اندھے ہو مگر وہ جس کو خدا آنکھیں دے۔ اور تم سب مُردے ہو مگر وہ جس کو خدا تعالیٰ زندگی دے۔ دیکھو یہودیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ مثل گدھوں کے ہیں۔ جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو ہدایت اور سکینت نازل نہیں ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں اوپر کو چڑھنا ہے اور اس میں نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے مگر اوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت الٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۰۱-۲۰۲)

"یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ اولیاء اللہ میں کسی ایسی بات کا ہونا بھی سُنت اللہ میں چلا آتا ہے، جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تاکہ وہ نظرِ بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندوں کے ظاہری حالات میں ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے جس سے بد لوگ لوگ اس سے دُور رہیں اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہیں۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۰۹-۲۱۰)

روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کیلئے وقف عارضی سکیم میں شرکت کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے وقف عارضی کی سکیم جاری فرمائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جو چند دنوں سے لے کر چند ہفتوں یا مہینوں تک کا وقت نکال سکتے ہوں اور اس مقصد کے لئے اخراجات برداشت کر سکتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت سکیم میں حصہ لیں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہیں۔ اس سکیم میں آپ خود یا اپنے دوستوں یا اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حصہ لے سکتے ہیں اور سال میں کسی بھی وقت خود کو پیش کر سکتے ہیں۔

اس سکیم کا مقصد احمدیت کی اشاعت اور خصوصاً روس میں موجود احمدیوں کو تلاش کرنا ہے جو اس وقت ہمارے علم میں نہیں ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی تحریک ہے۔ اس مقصد کے لئے احباب جماعت کو فوری طور پر آگے آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

حسد بڑا خطرناک مرض ہے اس سے بچو

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"یہ حسد بڑا خطرناک مرض ہے۔ اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ کے علیم و حکیم ہونے پر ایمان ہو تو یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ دیکھو ململ کا کپڑا ہے کوئی اسے سر پر باندھتا ہے کوئی اس کا قمیص بناتا ہے۔ کوئی زخموں کے لئے پٹی۔ سب جگہ وہ کام دیتا ہے اور سبھی جگہ واقعہ میں اس کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر انسان سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے عجائباتِ قدرت سے جو کام ہو رہے ہیں وہ بلا ضرورت و حکمت کے نہیں تو معترض کیوں ہو اگر خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنی رحمتِ خاصہ کے لئے چن لیا ہے تو یہ کیوں جلتے ہیں۔ یہ تو عام قانونِ قدرت ہے کہ آج ایک درخت بغیر پھول اور پھل پتیوں کے بالکل سوختنی ہیئت میں کھڑا ہے اب بہار کا موسم آیا تو اس میں پتے لگنے شروع ہوئے پھر پھول پھر پھل اسی طرح قوموں کا نشوونما ہے۔ ایک وقت ایک قوم برگزیدہ ہوتی ہے لیکن جب وہ انعامات کے قابل نہیں رہتی تو خدا تعالیٰ دوسری قوم کو چن لیتا ہے۔ اور وہ پہلی قوم ایسی مٹ جاتی ہے کہ بالکل بھلا دی جاتی ہے یا اس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ غرض اس جہاں میں اس طرح بہت تغیر ہوتے رہتے ہیں"۔
(خطبہ فرمودہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء)

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ تمام مریضوں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔
(ادارہ)

اعلان نیلامی

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان موجود ہے جو کہ مورخہ ۴ اکتوبر کو بوقت ۸ بجے بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں۔
سامان: - کرسیاں، میز، چارپائیاں آہنی، کھڑکیاں، روشندان، ڈولی جالی دار، ریک لکڑی، سائیکل، وائبریٹر، پنکھے، کنکریٹ مکسر مشین، فریج۔
(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ر اخاء ۱۳۶۹ ہش ۲ر اکتوبر ۱۹۹۰ء

سپورٹس ریلی یا "تبلیغ"

ربوہ میں آل پاکستان احمدیہ سپورٹس ریلی ۲۵ر ستمبر کو شروع ہوکر ۲۸ر ستمبر کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہائت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اس ریلی میں تقریباً ایک ہزار افراد نے حصّہ لیا اور اسے دیکھ کر محظوظ ہونے والوں کی تعداد کسی ایک آئٹم کے وقت دس ہزار تک رہی۔ یہ چار دن جسمانی طاقت اور زیرکی کے مقابلہ کے دن تھے۔ جسمانی طاقت تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کھیلیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن بہتر کھیلنے اور جیتنے کے لئے زیرکی کی بھی بہت ضرورت ہے۔ دیکھنے والوں نے کھیلنے والوں کو جی بھر کر داد دی اور دعائیں بھی دیں۔ ہر شخص کے لب پر یہ بات تھی کہ ایسی ریلیاں ملک کے مختلف حصّوں میں باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہونی چاہئیں تاکہ ہم ملک کو بہتر نوجوان اور جوان مہیّا کر سکیں۔ طاقتور۔ تنومند اور زیرک۔

یہ ریلی جس کے دوران آپس میں بات کرنے کے مواقع بھی کم تھے، کیونکہ یہ موقعہ دیکھنے کا تھا نہ کہ باتیں کرنے کا۔ اور اس میں حصّہ لینے والے اور دیکھنے والے تمام کے تمام احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے تھے، لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ بعض معاندین اور حاسدین نے یہ تأثر دینے کی کوشش کی ہے۔ جو سراسر غلط اور فساد انگیز ہے۔ کہ ریلی کو احمدیہ جماعت کی "تبلیغ" کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے۔ یہ بات صرف اور صرف وہی لوگ سوچ سکتے ہیں جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے اور جو احمدیہ جماعت کی عداوت میں اس قدر آگے نکل چکے ہیں کہ انہیں احمدیت کی ہر بات الٹی نظر آتی ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ کھیلیں کھیلیں ہیں اور تبلیغ تبلیغ۔ ان کھیلوں کے دوران کسی طرح کی تبلیغ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

البتہ اس سلسلہ میں ایک بات ہم ضرور کہیں گے کہ یہ کھیلیں ایسے منظّم اور باوقار طریق پر منعقد ہوئی ہیں کہ لوگوں کو حیران کرنے کے لئے یہی بات کافی ہے۔ کھیلوں میں تو ہُلڑ بازی ہوتی ہے۔ مار کٹائی ہوتی ہے ٹیمیں حسد کی آگ میں جلتی ہیں وغیرہ۔ لیکن یہاں نظام تھا۔ وقار تھا۔ ایک دوسرے سے محبت تھی۔ صرف جیتنے کی بجائے اچھا کھیل پیش کرنے کی آرزو تھی اور دیکھنے والوں کے دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔

ہماری یہ باتیں ساری دنیا کو متاثر کرتی ہیں۔ کیا اس طرح متاثر کرنے کا نام آپ نے تبلیغ رکھ دیا ہے۔ آپ کی مرضی۔ لیکن یہ تبلیغ نہیں ہے۔ یہ کھیلیں ہیں۔

چور کی تعریف کیا ہے چور ہی سے پوچھئے
اس نے چوری کی، تو ہے یہ اک کڑی محنت کا کام
گر چرائے مال سے ساتھی نے کچھ ہتھیا لیا
ایسے ناہنجار کا پھر چور ہو جاتا ہے نام

ابو الاقبال

○

مَیں اپنے گھر سے دُور بھی اپنے ہی گھر میں تھا
عشق و جنوں کے روزنِ دیوار و دَر میں تھا

میری ہر ایک سوچ میں وہ منعکس رہے
میرا ہر اک ارادہ اُنہیں کے اثر میں تھا

تھا تو نہیں، مگر مجھے اپنا وطن لگا
اب یاد کر رہا ہوں کہ مَیں کس نگر میں تھا

ہر بات اُن کی دل میں اُترتی چلی گئی
ان کا ہر اک اشارہ سبھی کی نظر میں تھا

ہر ہر قدم پہ چشمۂ حیواں تھے نغمہ زن
جینے کا راز حُسن کے تیغ و تبر میں تھا

ٹھنڈک کے پاؤں دُھوپ نے چومے تھے بار بار
برفاب کا اثر بھی انہیں کے شرر میں تھا

راتوں نے گیت گائے تنھے تاروں کے ساز پر
شائد کہ یہ اثر مری عرضِ ہُنر میں تھا

آنکھوں کو مُوند کر جو کبھی دیکھتا ہوں مَیں
منظر وہی ہے اب بھی جو پہلے نظر میں تھا

جُھک کر ملی نگاہ، مگر جوشِ عشق میں
یہ عجز و انکسار عجب کرّ و فر میں تھا

ہر گفتگو میں میری وہ رہتے ہیں اب شریک
سَودا نسیم تھا تو یہی میرے سَر میں تھا

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب

(یہ مضمون آج سے ۴۱ سال پہلے شائع ہوا تھا)

حضرت خانصاحب فرزند علی صاحب

والد محترم حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ۱۹۰۹ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے مگر آپ سے قبل نور احمدیت ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء سے ہی اس خاندان میں داخل ہو چکا تھا اور محترم ماموں جان (یعنی محترم والد صاحب کے ماموں جان) حضرت منشی برکت علی خاں صاحب شملوی، آپ کی اہلیہ صاحبہ اور والدہ صاحبہ اور حضرت دادا جان مولوی عمرالدین صاحب (ضلع جالندھر) اور دادی صاحبہ اور عاجز کے چچا جان اور پھوپھیاں سبھی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں ہی احمدیت کی نعمت پالی تھی۔

حضرت والد صاحب کا خانصاحب تو سرکاری خطاب تھا مگر جب سیدنا حضرت فضل عمر (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ایک تقریر میں آپ کو "مولوی فرزند علی صاحب" کے الفاظ سے یاد فرمایا جب سے اس "مولوی" کے خطاب کی آپ کے دل میں زیادہ قدر ہو گئی تھی اور آپ فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے "مولوی" کا خطاب سیدنا حضرت فضل عمر نے عطا فرمایا ہے۔

آپ میں متعدد صفاتِ حسنہ نمایاں تھیں جن میں سے بعض کا تذکرہ واقعاتی رنگ میں مفید ہو گا۔

جذبہ دعوت الی اللہ

آپ فیروز پور قلعہ میں سرکاری ملازم تھے اور قبل از احمدیت بھی خدمت دین کے جذبہ کے ساتھ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سرگرم ممبر تھے۔ آخر جب ۱۹۰۹ء میں فضلِ الٰہی انہیں نور احمدیت کی طرف کھینچ لایا تو بیعت کا اعلان بھی ایسے رنگ میں کیا جو بذاتِ خود دعوت الی اللہ ہی کا رنگ رکھتا تھا

یوں ہوا کہ بیعت سے چند ماہ قبل شہر میں یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ منشی فرزند علی صاحب بھی "مرزائی" ہو گئے ہیں۔

مگر آپ ابھی تحقیق حق اور خاص دعاؤں کے زمانہ میں سے گزر رہے تھے۔ آخر جب بیعت کا ارادہ پختہ ہو گیا تو آپ نے فیروز پور کے احمدی احباب کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ایک جلسہ کروایا جائے چنانچہ دو روزہ جلسہ منعقد ہوا۔ جب یہ ختم ہوا تو حضرت والد صاحب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ ایک لمبی تحقیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی سچائی منکشف فرمائی ہے۔ اور آج میں پبلک میں اعلان کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

ترک بدی

بیعت کی سب سے پہلی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ مدتوں سے جو آپ کو حقہ نوشی کی عادت راسخ ہو چکی تھی اور جسے احمدیت سے قبل ترک کرنے کی چند مرتبہ ناکام کوشش بھی کر چکے تھے اس عادت کو یک قلم موقوف کر دیا بیعت سے قبل آپ کے استفسار پر خواجہ کمال الدین صاحب نے بتا دیا تھا۔ کہ گو کلی طور پر ممنوع اور حرام تو نہیں لیکن حقہ نوشی کی عادت کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ناپسند ضرور فرمایا ہے۔ اس پر آپ نے کہا کہ بہت اچھا جس چیز کو میرا مرشد ناپسند فرماتا ہے۔ میں اسے کلی طور پر ترک کر دوں گا۔

مگر دیرینہ پختہ عادت کو ترک کرنا بھی کارے دارد ہوتا ہے بیعت کے دن کے بعد جو سب سے پہلی رات آئی اور عین تہجد کے وقت آپ کی آنکھ کھلی تو یہی وہ وقت تھا جبکہ روزانہ نمازِ فجر سے آدھ پون گھنٹہ قبل آپ بلاناغہ ہر روز حقہ طلب کیا کرتے تھے۔ اور حقہ نوشی کے بغیر چارپائی سے اٹھنا دوبھر ہوتا تھا۔ اب اس رات کو جو حسبِ معمول اسی وقت آنکھ کھلی تو حقہ کی خواہش نے بڑا زور دکھایا۔ اور حقہ طلب کرنے کو بہت دل چاہا۔ اور یہ خیال بار بار آتا کہ جب کلی طور پر ممنوع اور حرام تو ہے نہیں تو چنداں حرج بھی کیا ہے مگر ایک دوسرا خیال جو اس کے مقابل میں زور سے پیدا ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ حقہ ترک کرو۔ اور ہمت کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤ اور تہجد کے نفل پڑھ لو۔ فرمایا کرتے تھے کہ برابر دس پندرہ منٹ تک یہ جنگ میرے اندر جاری رہی آخر ملکوتی تحریک غالب آئی۔ اور اللہ کا نام لے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور حقہ کی بد عادت کی بجائے تہجد کے بابرکت نوافل کی دائمی نعمت اور برکت پائی

اگلے روز جو خط سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) کی خدمت میں لکھا اس میں اس قلبی جنگ کا تذکرہ کیا جو حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ یہ بہت مبارک بات ہوئی۔ اور بہت سی روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔

دیانت و امانت

مال حرام سے کوسوں بھاگتے تھے احمدیت سے قبل کا واقعہ ہے کہ کسی حاجت مند نے اس وقت جبکہ آپ مردانہ نشست گاہ میں نماز میں مشغول تھے۔ چپکے سے ایک سو روپیہ کی رقم مصلے کے نیچے رکھ دی۔ اور رکھ کر بھاگ گیا۔ جونہی آپ نماز سے فارغ ہوئے اور اس رقم پر نظر پڑی تو بلا توقف آپ نے اس رقم کو "آگ کا انگارا" جان کر اس شخص کا تعاقب کیا اور راستہ میں ہی جا لیا۔ اور رقم اسے واپس کر کے متنبہ کیا کہ دیکھو پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔ یہ دیانت داری ساری عمر آپ کی زندگی کی زینت رہی۔ اور اولاد کو بھی ہمیشہ اسی طریق پر کاربند ہونے کی نصیحت فرماتے رہے۔

صدقہ و خیرات

یہ بھی ایک دائمی عادت کے طور پر آپ کی زندگی کا جزو تھا۔ اور اکثر ایسے رنگ میں غرباء کی مدد فرماتے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ سرکاری ملازمت کے دوران دفتر جاتے ہوئے نہ صرف یہ کہ خیرات کے لئے نقدی جیب میں رکھتے بلکہ باجرہ کی ایک تھیلی بھی ساتھ ہوتی جو راستہ میں کبوتروں اور دیگر پرندوں کو کھلایا کرتے مستعمل کپڑے قبل اس کے کہ وہ بوسیدہ ہوں اچھی حالت میں قادیان کے غرباء کے لئے بھیج دیا کرتے اور اپنے لئے نئے کپڑے سلوا لیتے۔

نماز، نوافل، ذکر الٰہی

احمدیت کی صبح صادق کا اثر تو خاندان میں پہلے ہی تھا اور احمدیت سے قبل بھی آپ نماز پابندی کے ساتھ اور وقار کے ساتھ سنوار کر ہی ادا کرتے تھے۔ مگر سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد تو یوں جانیئے کہ گویا ۲۴ گھنٹے ہی نماز کی حالت میں گزارتے دفتر کے کام کی تکان اور بیت الذکر کی دوری کبھی بھی بیت الذکر میں باجماعت نماز کے رستے میں آپ کے لئے روک نہیں بن سکی۔ اور قریباً ہر مغرب و عشاء کے بعد آپ نوافل زائد پڑھا کرتے تھے۔ اور گھر میں آکر بستر میں جانے سے قبل مزید نفل ادا کرتے اور بیت الذکر آنے جانے کے راستہ میں برابر تسبیح اور استغفار آپ کی زبان کو تر رکھتے تھے یہی ذکرِ الٰہی دفتر کو جانے آنے کے راستے میں اور سفروں میں بھی برابر جاری رہتا۔ اور کوئی وقت ذکرِ الٰہی کے بغیر نہ گذرتا۔ تہجد میں بہت ہی باقاعدگی اور التزام ہوتا۔ اور ان میں آج تک تہجد کے علاوہ اشراق اور ضحیٰ اور دیگر نوافل کا برابر شوق قائم ہے۔ جب اس عاجز کی اہلیہ کو اشراق اور ضحیٰ پڑھتے دیکھتے۔ تو فرماتے کہ ارے تم تو مجھ سے بڑھ چلی ہو اور پھر اس نقل میں خود بھی ایسے اوقات کے نوافل کو شروع فرما دیتے۔

محبتِ قادیان

احمدیت سے قبل آپ نے ایک مکان راولپنڈی میں تعمیر کرایا تھا۔ لیکن احمدیت میں آنے کے بعد آپ نے قادیان میں مکان بنانا چاہا۔ اور استفسار کرنے پر سیدنا حضرت فضل عمر نے ازراہِ کرم یہ مشورہ دیا کہ راولپنڈی کا مکان فروخت کر دینا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ اولاد یا نسل کا ایک حصہ قادیان سے باہر والے مکان کی طرف رغبت کرے۔ چنانچہ راولپنڈی والا مکان فروخت کر کے پھر مکان قادیان میں بنایا گیا۔

چار سال لندن میں دعوت الی اللہ کرنے پر سیدنا حضرت فضل عمر نے آپ کے دعوت الی اللہ کے کام کی عمدگی کے پیش نظر یہ تجویز پیش فرمائی کہ عاجز کی دوسری والدہ محترمہ کو بھی لندن بھیج دیا جائے۔ تا آپ چند سال کے لئے مزید اپنے کام کو لندن میں جاری رکھ سکیں۔ مگر حضور نے یہ اختیار بھی دیا کہ اگر چاہیں تو واپس آ سکتے ہیں۔ اس پر آپ نے واپس آ کر قادیان کی زندگی کو لندنی کام پر ترجیح دی اور واپس آ گئے۔

نظامِ قدرت ثانیہ کیساتھ وابستگی

آپ نہ صرف حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) کے ساتھ ذاتی تعلق اخلاص و اطاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتے تھے ۔ بلکہ بیعت کے بعد علاوہ سلسلہ کے سارے بزرگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات رکھنے کے حضرت فضلِ عمر (حضور ان دنوں حضرت میاں صاحب کے نام سے معروف ہوا کرتے تھے) کے ساتھ آپ کا خاص دوستانہ تعلق قائم ہو گیا تھا ۔ اور حضور ہی سے آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ سبقاً سبقاً پڑھا اور انصار اللہ کے بھی ممبر ہوئے ۔ جن کا خاص کام دعوت الی اللہ اور تربیت جماعت ہوا کرتا تھا ۔ حضور کے ساتھ باقاعدگی سے خط و کتابت رہتی تھی ۔

اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) کے وصال کے موقعہ پر جو قادیان اور بیرونی جماعتوں کے نمائندے قریباً ۱۲۰۰ کی تعداد میں فوراً قادیان میں جمع ہو گئے تھے ۔ آپ بھی اس مجمع میں شامل تھے حضرت دادا جان جناب مولوی عمر الدین صاحب اور یہ عاجز بھی اس مجمع میں شامل تھے جنہوں نے روزِ اول ہی بیت نور میں ۱۵، مارچ ۱۹۱۴ء کو سیدنا حضرت فضل عمر کے دستِ مبارک پر بیعت کی نعمت پائی اور قدرت ثانیہ کی حقانیت اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کی صداقت کی متواتر اشاعت میں آپ نے بہت حصہ پایا ۔

محبتِ قرآن

احمدیت سے قبل بھی آپ کی محبتِ قرآن نمایاں تھی اور مجھے یاد ہے کہ راولپنڈی کے زمانہ میں مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے ترجمہ والا ایک بہت بڑی تقطیع کا ضخیم قرآن کریم گھر میں رکھتے تھے ۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹے سائز والا بھی ترجمہ والا قرآن کریم پڑھا کرتے تھے ۔ ان دنوں میں آپ کا تعلق دوستی جن نیک اشخاص کے ساتھ تھا ان میں سے نمایاں طور پر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی اور مولوی مسیح الدین صاحب تھے ۔ اور ان دونوں سے آپ قرآن کریم کا علم سیکھتے رہتے تھے ۔ بعد ازاں یہ دونوں بزرگ آپ کی دعوت الی اللہ سے احمدیت میں داخل ہوئے ۔

بیعت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی آپ رخصت لے کر قادیان آ گئے اور حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) سے سبقاً سبقاً سارے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھی اور ان اسباق کے تحریری نوٹ لئے ۔ اور پھر کئی سال تک متواتر گھر میں بھی اور بیت الذکر میں بھی قرآن کریم کا درس دیتے رہے ۔

انصار اللہ کے ۱۲ ممبروں کے ذمہ حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے یہ کام بھی لگایا تھا کہ ہر شخص ۲½ سیپارے حفظ کر لیوے اور اس طرح گویا ۱۲ ممبر مل کر سارے قرآن کریم کے حافظ ہوئے ۔ ان ۱۲ حفاظ میں ایک آپ بھی تھے ۔ بعد ازاں قادیان کی زندگی میں آپ نے ۱۲ یا ۱۵ سیپارے تک بھی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا مگر فالج کی وجہ سے ۱۹۴۶ء کے بعد اکثر حصہ بھول گئے تھے مگر اب وفات سے چند سال قبل سے دوبارہ حفظ شروع کر دیا تھا اور اس عاجز کو خطوط میں لکھا کرتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور جانے سے قبل کچھ قرآن کریم ضرور دماغ و قلب میں محفوظ کر کے جانا چاہتا ہوں ۔

فیروز پور کے زمانہ میں ہر سال رمضان میں کسی نہ کسی حافظ قرآن کو بلوا کر آپ تراویح میں قرآن کریم سنا کرتے ۔ ان حفاظ میں حضرت حافظ مولوی عبد القادر صاحب لودھیانوی بھی تھے (جو ابتدائی بزرگ رفقاء میں سے تھے، یعنی جناب حکیم محمد عمر صاحب کے والد محترم)

۱۹۴۵ء کے آخر اور ۱۹۴۶ء کے شروع میں جب کہ یہ عاجز ابھی فوجی ملازمت میں تھا ۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ ۴ ماہ کے قلیل عرصہ میں سارا قرآن کریم حفظ کر لیا تھا (کثرت کے ساتھ دہرانے اور یاد رکھنے کی آج تک توفیق ملی ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وفات کے وقت یہ دولت ساتھ لیکر ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گا) مگر دوران حفظ میں میں نے یہ امر حضرت والد صاحب سے مخفی رکھا تھا اس خیال سے کہ اس ارادہ کی تعمیل نہ ہو سکے اور یونہی قبل از وقت کیوں مشہور کیا جاوے آخر جب میں سنگاپور میں تھا تو اپریل ۱۹۴۶ء کے روز اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور کرم اور لطف اور ذرہ نوازی سے مجھ پر یہ نعمت مکمل فرما دی ۔ تب میں نے خط کے ذریعہ حضرت والد صاحب کو اطلاع دی ۔ یہ تو ظاہر تھا کہ آپ کو اس سے خوشی ہو گی ۔ مگر یہ مجھے خیال نہ تھا کہ اتنی تیز خوشی ہو گی کہ اس خوشی کی خبر جلدی سے اور شوق سے سیدنا حضرت فضل عمر کو بھی پہنچائی جائے گی ۔ اور پھر آگے مزید لطف یہ کہ آقا کو بھی اس خبر سے بہت خوشی ہوئی ۔ اور حضور نے اشارۃً ذکر فرمایا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں دو ڈاکٹر بھی حافظ قرآن ہیں (ایک ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ابن حضرت بھائی محمود احمد صاحب) جن میں سے ایک نے محض ۴، ۵ ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم حفظ کیا (یعنی یہ عاجز ناچیز)

تربیت اولاد

ساری اولاد کی تربیت کا بہت ہی خاص خیال آپ کو تھا ۔ لیکن سب سے زیادہ احسان آپ کا اس عاجز راقم پر ہی ہوا اور یوں تو ماں باپ کے احسان بے شمار ہیں مگر سب سے بڑا احسان یہ ہوا کہ بیعت کے بعد جلد ہی اس راقم ناچیز کو قادیان تعلیم کے لئے بھیجدیا ۔ میں ابتداء سے ہی بہت خاموش طبع تھا اور اس وجہ سے والدہ کی جدائی مجھ سے برداشت نہ ہوتی تھی ۔ سو جب حضرت والد صاحب مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو والدہ کے ساتھ اس عاجز کو قادیان چھوڑ گئے تھے وہ دن بھی عجیب بابرکت تھے ۔ مجھ جیسے ذرہ خاکسار کو بھی والدہ سمیت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر کے ایک کمرے میں کئی ماہ تک رہائش نصیب ہوئی ۔ اور جو چیز بادشاہوں کو نہ ملی ۔ وہ فقیروں کو مل گئی ۔ پھر جب آپ فارغ ہو کر آئے آپ والدہ کو تو ساتھ فیروز پور لے گئے اور مجھے قادیان چھوڑ گئے ۔ والدہ صاحبہ کی یہ جدائی مجھ پر یوں تھی جیسے کوئی گلے پر چھری پھیر دے مگر قادیان کی محبت کی گود مجھے نصیب ہو گئی ۔ اور وہ نورِ قادیان آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے بلکہ اسی کے لئے تو ہم زندہ ہیں اور اسی نور پر فدائیت سے انجام کی آستانہ الوہیت سے امید رکھتے ہیں ۔

آپ کی یہ خواہش تھی کہ اولاد دین کے لئے وقف ہو ۔ سو عاجز کے بھائی عزیزم محبوب عالم صاحب خالد اور عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب دونوں پر ہی فضل الٰہی ہے کہ سلسلہ کے اہم مرکزی کاموں کے لئے وقف ہیں ۔ اور اس عاجز کی اولاد میں بھی وقف کا سلسلہ جاری ہے ۔ اور عزیزم نصیر الدین احمد مغربی افریقہ میں کام کر رہا ہے ۔ اور اس عاجز کی واحد آرزو یہ ہے کہ اس عاجز کا انجام بھی خدمتِ قادیان و خدمت ربوہ و خدمت قدرت ثانیہ و خدمت توحید و رسالت پر ہو ۔

لباس

احمدیت سے قبل پتلون اور نکٹائی بھی پہن لیتے تھے ۔ مگر احمدیت چونکہ اپنے ساتھ سادگی کا نور لاتی ہے لہٰذا احمدیت میں آپ نے شلوار ہی کا استعمال دفتر میں جاری رکھا ۔ پگڑی کا شملہ آپ چھوڑا نہیں کرتے تھے ۔ مگر آقا کی محبت میں اور حضور کی نقل کے شوق میں قادیان کی زندگی میں شملہ بھی چھوڑنا شروع کر دیا ۔ چار سالہ لندنی زمانہ میں بھی پتلون و نکٹائی کا استعمال نہیں فرمایا ۔ بلکہ نمایاں طور پر سبز پگڑی پہنا کرتے تھے جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا جاری کردہ طریق تھا ۔

ملنساری

ملنساری بھی آپ کا ایک نمایاں خلق تھا ۔ اور تمام رفقاء کرام کے علاوہ عام رنگ میں بھی آپ کا حلقہ دوستی بہت وسیع تھا ۔ اور اکثر دوستوں کے لئے آپ متواتر اور التزام اور اہتمام کے ساتھ دعائیں کیا کرتے تھے ۔ حکومت کے افسروں کے ساتھ بات کرنے میں بہت صاف گوئی سے کام لیتے تھے ۔ انگریزی دان مہمانوں کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ عمدہ مذاق کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے بہت دفعہ آپ ہی کو چنا جاتا تھا ۔ اسی لحاظ سے ناظر امور عامہ کی حیثیت سے آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی ۔

آپ کے خاص دوستوں میں سے حضرت مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی ذات والا صفات بھی تھی ۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری عبد اللہ خاں صاحب کے وصال کا سانحہ بھی عاجز کے والد محترم کے وصال سے صرف چار روز کے فرق سے ہوا ۔

(الفضل ۲۲، جولائی ۱۹۵۹ء)

پروف ریڈر کی ضرورت

ادارہ الفضل کو ایک پروف ریڈر کی ضرورت ہے ۔ امیدوار معقول تعلیم یافتہ ہو اور الفضل میں مستقل ملازمت کی خواہش رکھتا ہو ۔ عربی جانتے والے کو ترجیح دی جائے گی ۔ تنخواہ کا فیصلہ حسب لیاقت ہوگا ۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل پاکستان سپورٹس ریلی

آل پاکستان سپورٹس ریلی کا آغاز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچیس ستمبر کو صبح ۷-۳۰ پر باسکٹ بال گراؤنڈ میں ہوا۔ اس کا افتتاح مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے فرمایا۔

افتتاحی تقریب کے بعد مختلف گیمیں متعلقہ مقامات پر شروع ہو گئیں۔ اس ریلی میں مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوئے۔

تیراکی، فٹ بال، کبڈی، والی بال، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور اتھلیٹکس۔

ان تمام کھیلوں کے مختصر کوائف پیشِ خدمت ہیں:۔

۱۔ تیراکی

تیراکی کے مقابلے ۲۵؍ ستمبر، ساڑھے تین بجے دوپہر سوئمنگ پول واقع فیکٹری ایریا میں شروع ہوئے۔ سوئمنگ کے مندرجہ ذیل مقابلے منعقد ہوئے

(i) فری سٹائل: ۵۰ میٹر، ۱۰۰ میٹر
۲۰۰ میٹر

(ii) بیک سٹروک: ۱۰۰ میٹر

(iii) بریسٹ سٹروک: ۱۰۰ میٹر

(iv) بٹر فلائی - ۵۰ میٹر

(v) فری سٹائل ریلے۔ ۴×۱۰۰ میٹر

سوئمنگ کے ان مقابلوں میں گیارہ اضلاع و علاقہ جات کی ٹیموں نے شرکت کی جن کے خدام کھلاڑیوں کی تعداد ۳۰ اور اطفال کی تعداد ۲۰ تھی۔ ۲۶؍ ستمبر کو رات آٹھ بجے فائنل مقابلہ جات کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے انعامات تقسیم فرمائے۔ جو اوّل کے لئے گولڈ میڈل، دوم کیلئے سلور میڈل اور سوم کے لئے براس میڈل پر مشتمل تھے۔

۲۔ فٹ بال

فٹ بال کے مقابلوں میں خدام کی گیارہ ٹیموں کے ۱۷۶ کھلاڑیوں نے شرکت کی اور کل اٹھائیس میچ کھیلے گئے فائنل میچ ربوہ نے راولپنڈی سے صفر کے مقابلہ میں ۶ گول سکور کر کے جیت لیا۔

اطفال کے مقابلوں میں ۷ ٹیموں کے ۱۱۲ اطفال نے شرکت کی اور ۲۲ میچ کھیلے گئے جس میں ربوہ کی ٹیم اوّل قرار پائی۔ مورخہ ۲۸؍ ستمبر کو ۲-۳۰ بجے دوپہر خدام کے فائنل میچ کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

۳۔ والی بال

والی بال کے مقابلوں کے لئے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں انتظام کیا گیا تھا اور ان مقابلوں میں کل دس ٹیموں نے شرکت کی اور ۱۲۰ کھلاڑی شامل ہوئے کل ۲۲ میچ کھیلے گئے۔

فائنل میچ ۲۸؍ ستمبر کو صبح دس بجے ربوہ اور لاہور کے درمیان کھیلا گیا جو ربوہ نے جیت لیا۔ بعد ازاں مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے انعامات تقسیم فرمائے۔

۴۔ باسکٹ بال

باسکٹ بال کا پہلا میچ افتتاح کے فوراً بعد کھیلا گیا۔ ان مقابلوں میں چھ ٹیموں کے مابین سولہ میچ کھیلے گئے اور ۹۰ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ فائنل میچ ۲۷؍ ستمبر کو رات ساڑھے آٹھ بجے لاہور اور ربوہ کے درمیان کھیلا گیا جو ربوہ نے جیت لیا۔ میچ کے اختتام پر مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے انعامات تقسیم فرمائے

۵۔ بیڈمنٹن ۶۔ ٹیبل ٹینس

یہ دونوں مقابلے ایوان محمود میں منعقد ہوئے۔ بیڈمنٹن میں گیارہ ٹیموں کے ۴۶ کھلاڑی شریک ہوئے اور اطفال کی ۹ ٹیموں کے ۳۶ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔

بیڈمنٹن کے کل ۲۸ میچ کھیلے گئے اور اطفال کے ۱۹ میچ کھیلے گئے۔

ٹیبل ٹینس میں خدام کی ۷ ٹیموں کے ۳۵ کھلاڑی شریک ہوئے اور پندرہ میچ کھیلے گئے۔

۲۷؍ ستمبر کو رات آٹھ بجے فائنل مقابلوں کے بعد مکرم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر خدام الاحمدیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

۷۔ اتھلیٹکس

اتھلیٹکس کے مقابلے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

(i) دوڑ ۱۰۰ میٹر خدام و اطفال

(ii) دوڑ ۲۰۰ 〃 〃

(iii) دوڑ ۴۰۰ 〃 〃

(iv) لمبی چھلانگ خدام و اطفال

(v) اونچی چھلانگ 〃

(vi) نشانہ غلیل 〃

مندرجہ ذیل مقابلے صرف خدام کے مابین ہوئے۔

(i) دوڑ ۸۰۰ میٹر، ۱۵۰۰ میٹر
۵۰۰۰ میٹر

(ii) ۴×۱۰۰ میٹر ریلے ریس

(iii) نیزہ پھینکنا

(iv) گولہ پھینکنا

(v) تھالی پھینکنا

(vi) ہاپ سٹیپ اور جمپ

ان مقابلوں میں آٹھ علاقوں کے ۲۲۸ خدام اور ۱۸۴ اطفال نے شرکت کی۔

ان مقابلوں کے انعامات کبڈی کے انعامات کے ساتھ تقسیم کئے گئے۔

۸۔ کبڈی

کبڈی کے مقابلوں میں گیارہ اضلاع و علاقہ جات نے شرکت کی اور ۱۶۵ کھلاڑی ان مقابلوں میں شامل ہوئے۔

۲۸؍ ستمبر کو شام ساڑھے چار بجے لاہور اور فیصل آباد کی ٹیموں کے درمیان فائنل میچ کھیلا گیا جو لاہور نے جیت لیا۔ یہ میچ اس ریلی کا آخری میچ تھا جس کے اختتام پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور مختصر نصائح کے بعد دعا کروائی۔

ریلی کے لئے ایوانِ محمود اور سوئمنگ پول میں لاؤڈ سپیکر اور گھوڑ دوڑ میدان میں میگافون کے استعمال کی اجازت تھی۔

خصوصی تقریب

کھلاڑیوں اور مہمانوں کے لئے ۲۸؍ ستمبر کو دوپہر بارہ بجے ایوانِ محمود میں ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ نے بھی شرکت کی۔ تلاوت اور خدام احمدیت والے ترانہ کے بعد صدر مجلس نے خدام کو نظم و نسق اور وقار قائم رکھنے کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا قمر دین صاحب جو خدام الاحمدیہ کے پہلے صدر تھے۔ ان کے دعا کروانے پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

تعداد

اس ریلی میں ۳۰ اضلاع کی ۱۷۰ مجالس کے ۸۵۶ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ ان میں ۹۰ ربوہ اور ۷۶۶ بیرونِ ربوہ کے تھے۔ زائرین بیرون کی تعداد یکصد کے قریب تھی جبکہ ربوہ کے شائقین فائنل کبڈی کے مقابلہ میں دس ہزار کے قریب تھے۔ اہالیانِ ربوہ نے بڑے جوش و خروش سے میدانِ عمل میں جمع ہو کر پروگرام دیکھے۔

مبشرہ شفیع بنت محمد شفیع

حقیقی سکون کے ذرائع

زندگی خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے ہمیں جو باقی نعمتیں عطا ہوئی ہیں۔ وہ اسی کی بدولت ہیں۔ زندگی خوشیوں اور غموں کے امتزاج کا نام ہے۔ ہر فرد کی زندگی میں خوشیاں اور غم ہیں۔ کوئی بھی ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک سے تہی دامنی کا انکار نہیں کر سکتا۔ خوشی کے نہ ملنے یا مل کر چھن جانے کا نام غم اور پریشانی ہے۔

جو حقیقی سکون انسان کو چاہیے اس کے سامنے چھوٹی موٹی مصروفیات، شغل، میلے، تفریح وغیرہ حقیقی سکون کے خزانے کے سامنے ایک سونے کی ڈلی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

؎ آج انساں ہے بحال زار
اس کو راحت نظر نہیں آتی

حقیقی سکون کوئی مادی چیز نہیں ہے کہ ہم کہہ دیں کہ یہ حقیقی سکون ہے بلکہ یہ تو ایک ذہنی کیفیت ہے جس میں انسان دلی اور ذہنی طور پر مطمئن ہو جاتا ہے۔

حقیقی سکون حاصل کرنے کے لئے کسی بڑے ذریعہ کی ضرورت نہیں بلکہ ایک ہی مفید اور موثر ذریعہ ہے وہ ہے خدا سے لو لگانا۔ سکون تو انسان کو اپنے خالق کی قربت میں ملے گا۔ جو اس کا اصل اور حقیقی خدا ہے

دیکھئے مقناطیس کے دو سرے ہوتے ہیں۔ شمالی اور جنوبی۔ دونوں اپنی اپنی سمتوں میں رہتے ہیں۔ اگر شمال والے سرے کو دوسری سمت میں لے آئیں تو وہ بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔ اپنی اصلی سمت کی طرف جانے کیلئے۔ اور جب وہ اپنی اصل سمت کی طرف چلا جاتا ہے تو سکون کی حالت میں ہوتا ہے اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس کی بے چینی اور بے قراری ختم ہو جاتی ہے۔ یہی حالت انسان کی ہے کہ اصل سکون تو انسانی ذات کا خدا کی قربت

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مکرم بشارت الرحمٰن صاحب

زاہدہ خانم

میرے خاوند محترم بشارت الرحمٰن صاحب مورخہ ۴ اپریل ۱۹۹۰ء صبح سات بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ عرصہ ۲۵ سال سے نیشنل بینک آف پاکستان میں سروس کرتے تھے۔ اسی سال جنوری ۱۹۹۰ء کو آپ کی ۲۵ سالہ ملازمت مکمل ہوئی اور صرف ۴۸ سال کی عمر ہی میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس وقت بینک میں نائب وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ پر فائز تھے۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ انتہائی کم گو سادہ طبیعت اور درویش صفت انسان تھے۔ زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کیا اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس تعلق باللہ کے مقام پر قائم رہے۔ وفات سے کچھ وقت پہلے روزہ رکھا۔ نوافل ادا کئے اور انتہائی گریہ وزاری سے خدا کے حضور آخری دعائیں کیں اور پھر روزہ رکھنے کی حالت ہی میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کے تقویٰ کی مثال قارئین کرام کو پیش کرتی ہوں۔ میری شادی سے قبل میرے والد صاحب حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (جن کے ساتھ آپ کے قریبی تعلقات تھے) کے پاس گئے اور فرمایا۔ کہ حافظ صاحب میں بچی کا رشتہ بشارت کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں آپ ازراہِ شفقت استخارہ فرما دیں۔ حضرت حافظ صاحب کے ساتھ میرے خاوند محترم کے بھی کافی تعلقات تھے۔ اور صحبت صالحین کے لئے اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے فوراً فرمایا اس رشتہ کے لئے استخارہ کی بھلا کیا ضرورت ہے؟ چنانچہ میرے والد صاحب نے فوراً میرا نکاح کر دیا (استخارہ کی ضرورت تو بہر حال قائم ہوتی ہے کیونکہ استخارہ خدا تعالےٰ سے خیر مانگنے والی بات ہے۔ ادارہ) اس سے میرے خاوند محترم کے اعلیٰ تقویٰ کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور میری زندگی کے ۲۲ سال کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ میں نے اپنے خاوند کے ساتھ یہ عرصہ انتہائی سکون اور آرام سے گذارا۔ اور ایک ملکہ کی طرح راج کیا۔ ہر گھریلو کام میں میرا مشورہ مقدم سمجھتے تھے اور کبھی میری کسی خواہش کو رد نہیں کیا۔ ازدواجی زندگی کے علاوہ بھی وہ دینی تعلیم کا مکمل نمونہ تھے۔ بچوں کے لئے انتہائی شفیق اور فرض شناس باپ تھے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا بے حد خیال رہتا تھا۔ بچوں کو دینی رنگ میں رنگین دیکھنا ان کی اولین خواہش تھی۔ میرے میاں کی دلی تمنا تھی کہ میرے چاروں بیٹے حافظِ قرآن ہوں۔ چنانچہ میرا بڑا بیٹا صرف ساڑھے گیارہ سال کی عمر میں ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مکمل حافظِ قرآن بنا اور ۴ دفعہ نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کر چکا ہے اور میٹرک کا طالب علم ہے۔ دوسرا بیٹا بھی بفضلِ خدا پانچ پارے حفظ کر چکا ہے اور حافظ کلاس کا طالبعلم ہے خدا کرے یہ خواہش پوری ہو کر ہمارے لئے فلاحِ دارین کا باعث بنے۔

میرے خاوند محترم جہاں بیوی بچوں کے لئے مکمل نمونہ تھے وہاں والدین کے لئے بھی قرۃ العین اور سعادت مند بیٹے تھے۔ حتی المقدور اپنے والدین کی بھی خوب خدمت کی اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ والدین کی خدمت کا حق تو کبھی ادا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ مجھے مقبول خدمت والدین کی توفیق عطا فرمائے۔ بہن بھائیوں کے لئے محبت کرنے والے اور پُر خلوص جذبات رکھنے والے بھائی تھے۔ آپ کی وفات پر آپ کی بہن نے کہا کہ "ہمارا تو باپ آج فوت ہوا ہے"۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے بہنوں کو باپ کی طرح پیار دیا اور ان کے تمام حقوق حتی المقدور ادا کئے اور بہن بھائیوں کے بچوں سے بھی انتہائی پیار اور محبت تھی۔ اسی طرح وہ سلسلہ کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ سروس کے ساتھ ہی وصیت کر دی تھی اور بوقتِ وفات ۲۵ سالہ چندہ میں سے ایک پائی بھی واجب الادا نہ تھی ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر خدا کی راہ میں اول فرصت میں چندہ ادا کر دو تو سارا مہینہ ہی فراخی سے گذرتا ہے۔ چندہ بھی پوری شرح سے ادا کرتے اور فراخدلی سے جماعت کی باقی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضرت امام جماعت کی دعاؤں کے لئے دل میں ایک تڑپ تھی۔ ہمیشہ حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خط لکھتے اور بچوں سے خود کھڑے ہو کر لکھواتے تھے۔ حضور کی کیسٹس تنہائی میں گریہ وزاری سے سنتے تھے اور بار بار حضور کے بعض الفاظ ہمیں بھی سناتے۔ وہ احمدیت کے شیدائی وجود تھے جنہوں نے خالصتاً دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو جو واقعی بیعت کا حق زندگی ہی میں ادا کر دیتے ہیں اور ایک بے نفس درویش صفت زندگی گذارتے ہوئے دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے الگ ہوتے ہیں۔

میرے خاوند محترم نے انتہائی کامیاب زندگی گذاری۔ اس مختصر سی زندگی میں خدا سے زندہ تعلق قائم کیا اور اپنے بچوں کو بھی خدا کی معرفت دکھائی۔ حافظ قرآن بیٹے بنائے۔ اور انتہائی لگن اور محنت سے اپنی سروس کے ۲۵ سال گذارے۔ دن رات ایک کر کے بینک کی نوکری مکمل کی اور اس شبانہ روز محنت اور ایمانداری کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اس کمر توڑ مہنگائی کے دور میں ہم گیارہ افراد یعنی دس بچے اور میں بفضل خدا مالی تنگی سے ہمکنار نہیں ہوئے۔ بلکہ ۵ ماہ ہو چکے ہیں آپ کی جدائی کے بعد ایک ایک دن ہمارے لئے مالی فراخی کے دروازے کھول رہا ہے اور غیبی طاقت نے ہمیں وہ مالی تحفظ دیا ہے کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ خدا متقی کی اولاد کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں خدا کو گواہ کر کے اس بات کی عینی شاہد ہوں کہ اگر انسان کا خدا کے ساتھ زندہ تعلق ہو اور ساتھ پوری لگن اور ایمانداری سے حقوق اللہ، حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو تو انسان کی عاقبت سنور جاتی ہے اور انسان تعلق باللہ کے نتیجہ میں خدا کے ان بندوں میں شمار ہوتا ہے کہ "اے نفسِ مطمئنہ آ۔ میری طرف دوڑتا چلا آ۔ میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ میری جنت میں داخل ہو جا"۔ بلاشبہ میرے خاوند محترم کو یہ مقام ملا اور نفس مطمئنہ حاصل ہونے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہوئے۔

میرے خاوندِ محترم انتہائی بے نفس انسان تھے۔ بینک میں اتنے بڑے آفیسر تھے لیکن کبھی بینک سے قرض لے کر مکان تک نہیں بنایا۔ ہر سال بچت کر کے ایک ایک کمرہ بنوایا اور آج وسیع و عریض مکان آپ کی دیانت داری کی زندہ مثال ہے۔ کبھی کسی سے ایک پائی بھی قرض نہیں لیا۔ البتہ دوسرے لوگوں کو بوقت ضرورت ضرور قرض دیتے تھے۔ اور کبھی واپسی کا مطالبہ نہ کرتے تھے۔ بعض غیر از جماعت احباب کے خطوط آ رہے ہیں کہ ہم نے بشارت صاحب سے فلاں وقت اتنی رقم قرض لی تھی اور وہ از خود واپس کر رہے ہیں۔ بے حد خوددار اور شریف النفس انسان تھے۔ اپنے تو آپ کی خوبیوں کے قائل تھے ہی غیر از جماعت احباب خاص طور پر آپ کے ساتھ ڈیوٹی دینے والے دل کی گہرائیوں سے آپ کے اعلیٰ اخلاق کے قائل تھے۔ بعض نے خطوط میں لکھا کہ بشارت صاحب ہم سے سینئر ہونے کے باوجود ہمارے لئے گھر سے کھانا پکوا کر لاتے تھے۔ اور ہمارے جذبات کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ ایک سینئر آفیسر نے لکھا ہے کہ ایسے ایماندار اور بینک کے لئے مخلص آفیسر کم ہی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ہی نتیجہ تھا کہ غیر از جماعت افسر بھی زار و قطار رو رہے تھے کہ اس طرح کا افسر ہمیں کہاں ملے گا؟

الغرض میرے خاوند نے سب کی بے لوث خدمت کی۔ بیوی بچوں کو وہ مالی تحفظ دیا کہ ہم تمام عمر ان کے لئے دعا گو اور ان کے احسان مند رہیں گے۔ البتہ معصوم بچوں کا باپ کی شفقت سے اتنی جلدی محروم ہو جانا میرے لئے انتہائی جانکاہ اور المناک صدمہ ہے جس کا مداوا صرف خدا ہی کر سکتا ہے۔ وہی ذات خود ہمارا مونس و غمگسار مولیٰ بنے اور میرے معصوم بچوں کو اپنے باپ کا لاڈ اور پیار آسمان سے عطا کرے اور ہمیشہ ان بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ اس شعر پر مضمون ختم کرتی ہوں ؎

تمہیں کہتا ہے مردہ کون تم زندوں سے زندہ ہو
تمہاری خوبیاں قائم۔ تمہاری نیکیاں باقی

آخر میں میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے خاوندِ محترم کو اپنی محبت کی چادر میں لپیٹ لے اور اجرِ عظیم عطا کرے۔

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کی بجائے ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر کو ہوگا۔ اگر اللہ نے چاہا تو۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل ۲۷۷۲۷ میں امتہ الحفیظ زوجہ محبوب احمد خان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
(۱) زیورات طلائی ۴۶ گرام مالیتی ۱۱,۵۰۰/- روپے (مع طلائی ٹکڑے) (۲) حق مہر ۳۰۰/- روپے (۳) مکان ۴۲۳ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی چار لاکھ روپے جس کے نصف کی مالکہ ہوں اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- + ۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ وعارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ معرفت محبوب احمد خان۔ ۴۲۳ طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ محبوب احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک عنایت اللہ صدر جماعت احمدیہ گارڈن ٹاؤن لاہور۔

مسل ۲۷۷۲۸ میں عبدالحمید ولد چوہدری چراغ محمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) کار سوزوکی ماڈل ۱۹۹۰ء مالیتی تین لاکھ روپے (۲) سکوٹر ماڈل ۱۹۹۰ء مالیتی بیس ہزار روپے (۳) نقد رقم اسی ہزار روپے میزان چار لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- + ۱۵۰۰/- روپے ماہوار پنشن وملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحمید ولد چوہدری چراغ محمد آفیسر کالونی مکان ۲۸۳ گلی ۶ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نذیر احمد ساجد وصیت نمبر ۵۹۷۵ گواہ شد نمبر۲ مبارک رشید پسر موصی۔

مسل ۲۷۷۲۹ میں امتہ اللطیف زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم پٹھان پیشہ پنشنر عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 283/6 کیولری گراؤنڈ آفیسر کالونی لاہور کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۶۵ تولہ ملاوٹ ۵ تولہ خالص ۶۰ تولہ مالیتی ۱,۸۰,۰۰۰/- روپے (۲) گریجوٹی ۹۸۰۰۰/- روپے جس میں سے ۴۸۰۰۰/- روپے کے زیورات ہیں جو مندرجہ بالا میں شامل ہیں (۳) ۵۰۰۰/- روپے کے ڈیفنس سرٹیفکیٹ اور نقد ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی

باقی ص۸ پر

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرم ذوالقرنین حسن صاحب آف لیاقت پور ابن چوہدری ولی محمد صاحب ناصر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے نو بیٹیوں کے بعد مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

مکرم ذوالقرنین صاحب نے نویں بچی کی پیدائش پر جب حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نام عطا کرنے کی درخواست کی تو ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضور نرینہ اولاد کے لئے دعا کریں۔ اس پر حضور نے اس نویں بچی کا نام "حبۃ الآخر" عطا فرمایا۔

قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو دین کا خادم بنائے اور صحت و درازی عمر سے نوازے۔

سید ظہور احمد شاہ

درخواست دعا

○ محترمہ صفیہ پروین صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ پتے میں پتھری کے باعث علیل ہیں۔

○ محترمہ مبشرہ نصیر صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب شاہد مربی آئیوری کوسٹ اپنے بیٹے منصور احمد صاحب مبشر کی صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد صادق صاحب جاوید آف لیاقت پور عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب اچانک ان کے بائیں حصے پر فالج کا سخت حملہ ہوا ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم نعیم احمد صاحب آف کراچی کا بیٹا جو وقف نو میں شامل تھا۔ ۱۲ مارچ کو فوت ہو گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔

روحانی خزائن کا مطالعہ

ہم میں سے ہر ناصر کو اپنے علم وفضل میں اضافہ کرتے رہنا چاہیئے۔ ایک ایمان والے کی شان یہ ہے کہ اس کے دو دن ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اس کا ہر نیا دن گزرے ہوئے دن کی نسبت زیادہ بہتر اور زیادہ بلند شان کا حامل ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے مطالعہ قرآن کریم واحادیث مبارکہ لازمی ہے اور روحانی خزائن کی مقررہ کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ ناگزیر ہے۔ ہر ناصر کے سرہانے کے پاس مقررہ کتاب روزانہ مطالعہ کے لئے موجود رہنی چاہیئے۔

ہر ناصر کی صبح کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور تفسیر کے مطالعہ سے ہونا چاہیئے۔ اور دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد رات کو سونے سے قبل آدھ پون گھنٹہ روحانی خزائن کی مقرر کردہ کتاب کا مطالعہ ہر ناصر کی روزانہ زندگی کا معمول ہونا چاہیئے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان - ربوہ)

اخبار کے بل کی ادائیگی

روزنامہ الفضل کے خریدار حضرات سے گزارش ہے کہ اخبار کے ماہانہ بل کی ادائیگی بلاتاخیر کرنے کی کوشش فرمایا کریں۔ ہر وہ رقم جو خریدار کے ذمہ بقایا کے طور پر رہ جاتی ہے۔ اس سے الفضل کی اشاعت پر زد پڑتی ہے۔ اور بعض اوقات یہ بوجھ اخبار کے بجٹ کے لئے ناقابل برداشت حد تک پہنچ جاتا ہے۔

پس آپ کسی ایجنسی کے ذریعہ اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں یا اخبار سے بلاواسطہ۔ ادائیگی بروقت فرمایا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کی جزاء عطا فرمائے۔

(مینیجر الفضل)

مکرم طاہر احمد صاحب ظفر (محافظ خاص) کی اہلیہ عظمیٰ بیگم صاحبہ چند روز سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

بیں ہے۔ لیکن جب وہ مخالف سمت یعنی دنیاوی معاملات کو اپنا مطمح نظر بناتا ہے تو وہ بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔ اور جب اپنی اصل سمت یعنی خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ حقیقی سکون کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اس نکتہ کو اگر سمجھا جائے اور عمل کر لیا جائے تو پھر کسی اور ذریعے کی ضرورت نہیں رہتی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ "زمین تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے" یعنی تمام تر ذرائع جن کو بروئے کار لاکر ہر شخص امن و سکون اور پیار و محبت کے حصول کے لئے زمین کی عارضی کاوشوں کے سہارے پھرتا ہے کسی مجاہدہ کی ضرورت نہیں رہتی کہ اگر اپنی روح کو جو کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے سکون حاصل کرتی ہے زمینی ساز و سامان میں مقفل کر کے نہ رکھیں۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ اس کو آزاد اُسی ہستی کی تعریف اور عاجزی میں بھیج دیں اور اُسی کی ذات پر بھروسہ کر کے اپنے دل اور ذہن کو مطمئن کر لیں کہ اسی دلی اور ذہنی طمانیت کا نام حقیقی سکون ہے۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۳، اکتوبر۔ ۱۹۹۰ء کو یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا ۳، اکتوبر کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

خوشخبری

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اوقات کار۔ ۴ ۱/۲ شام تا ۸ بجے شب

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام

ڈینٹسٹ:۔ رانا مدثر احمد

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ اللطیف 283 کیولری گراؤنڈ آفیسر کالونی لاہور کینٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحمید خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۷۲۸۔ گواہ شد نمبر۲ نذیر احمد ساجد وصیت نمبر ۵۹۷۵۔

مسل ۲۷۷۳۰ :۔ میں بلقیس اختر بنت ملک محمد اکرم صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بلقیس اختر کوارٹر ۲۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرم والد موصیہ وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ یعقوب احمد ولد محمد شریف دفتر الوصیت ربوہ۔

جانوروں پر رحمت اور شفقت بھی دین کا حصّہ ہے۔

جدید ترین۔ باسہولت۔ بہترین

عزیز ایجیکٹو رجسٹرڈ کی معیاری پیش کش

ڈیپ ویل واٹر پمپ

سکشن : ۵۰ فٹ ڈیلیوری : ۵۰ فٹ

۱ ۱/۲ ×۳/۴ سے لے کر ۴ × ۵ گنجائش۔ کنواں کھودنے کی ضرورت نہیں۔ مکمل گارنٹی اور بعد از فروخت سروس۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت۔

فون ۹۱۳

خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ تین بڑے قومی اخبارات روزنامہ جنگ روزنامہ نوائے وقت اور انگریزی روزنامہ ڈان کیخلاف لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ میں توہین عدالت کی ایک درخواست کی سماعت شروع ہو گئی۔ عدالت نے اس الزام میں اخبارات کو طلب کیا ہے کہ اسمبلیاں توڑے جانے کیخلاف درخواستوں کی سماعت کے دوران عدالت کے بریمارکس غلط طور پر شائع کئے گئے کہ "نگران حکومت کی ذمہ داری الیکشن کرانا اور روزمرہ کا کام نبٹانا ہے"۔

○ قومی اسمبلی توڑے جانے کیخلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران وکیل نے کہا ہے کہ مارشل لاء دور میں آئینی ترمیم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آٹھویں ترمیم غیر آئینی ہے جس کے تحت اسمبلی توڑی گئی ہے۔

○ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے بیٹے اعجاز الحق سے راولپنڈی اور فیصل آباد کی قومی اسمبلی کی نشستوں سے ٹکٹ واپس لے لئے گئے ہیں اب وہ صرف ٹوبہ ٹیک سنگھ سے الیکشن لڑیں گے۔

○ سندھ میڈیکل کالج میں طلبہ کے دو گروہوں کے درمیان ایک دوسرے پر فائرنگ سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔

○ جماعت اسلامی نے حیدر آباد اور کراچی سے ایم کیو ایم کے مقابل پر آئی جے آئی کا کوئی امیدوار کھڑا نہ کرنے کے نواز شریف کے اعلان پر سخت ردِ عمل کا اظہار کیا ہے اور اسے اب تک کے تمام فیصلوں کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ الیکشن وقت پر ہونگے مارشل لاء نہیں لگے گا۔

○ سکھر میں نواز شریف کے جلوس پر پتھراؤ کرنے کے الزام میں پیپلز پارٹی کے ۱۵ کارکن گرفتار کر لئے گئے۔

○ کراچی کی ایک خصوصی عدالت نے سابق وزیر اعظم کے خاوند مسٹر آصف زرداری کی ۲ کروڑ روپے کی ضمانت قبل از گرفتاری قبول کر لی ہے۔

○ محکمہ ہائی ویز سندھ کے چیف انجینئر کو اغوا کر لیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ساتھ حریت پسندوں کی زبردست جھڑپوں کے بعد تین شہروں سوپور، رفیع آباد اور غازی آباد میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ حریت پسندوں نے بھارتی فوجیوں پر دستی بموں، راکٹوں اور مشین گنوں سے حملے کئے۔ ان حملوں میں ۳۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کرفیو نافذ کرنے کے بعد بھارتی فوجیوں نے گھر گھر تلاشی لینے کا سلسلہ شروع کیا اور کئی حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا۔ ۵ مسلمان سرکاری افسروں کی گرفتاری کے بعد ساری وادی میں ہڑتال کی جا رہی ہے۔

○ بچوں کی دو روزہ عالمی کانفرنس نیویارک میں شروع ہے اس میں ۷۰۔ ممالک شرکت کر رہے ہیں۔ اس میں بچوں کی عالمی بہبود کے منصوبے بنائے جائیں گے۔

○ سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ملکوں چین، امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ کا ایک اجلاس عرب اسرائیل تنازعے کے حل پر غور کرنے کے لئے شروع ہو گیا ہے۔

○ اُردن کے ولی عہد شہزادہ حسن نے امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر سے ملاقات کرنے کے بعد ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ عراقی حملے کے بعد سے اردن کی معیشت پر زبردست دباؤ پڑا ہے۔ بیروزگاری میں ۲۰ فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ اردن الگ تھلگ ہو کر رہ گیا ہے۔ اور عوام کی مایوسی بڑھتی جا رہی ہے۔

پتہ